إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دار الامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۸ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۸ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۲۱

شولاپور میں آریوں کی فساد انگیزی اور حکومت بمبئی

شولاپور کے آریہ مسلم فساد کے متعلق حکومت بمبئی نے جو اعلان شائع کیا ہے۔ اس سے صاف طور پر ثابت ہے۔ کہ فساد کی ساری ذمہ داری آریوں پر عائد ہوتی ہے۔ حکومت نے سب سے پہلے تو اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شولاپور نے آریہ جتھوں کے ان ممبروں۔ والنٹیروں اور ستیہ آگرہیوں کو جو ریاست حیدر آباد کی ایجی ٹیشن میں حصہ لینے کے لئے بیرونی اضلاع سے آکر شولاپور میں جمع ہوتے ہیں۔ جو یہ حکم دیا ہے۔ کہ وہ اس ضلع کی حدود سے نکل جائیں۔ اس بارے میں اس نے حکومت سے مشورہ کر لیا تھا۔ اور اس حکم کو حکومت کی منظوری سے جاری کیا تھا۔ اور پھر بیان کیا ہے۔ کہ:-

"اس امر کو باور کرنے کے لئے کافی ثبوت موجود ہیں۔ کہ سب سے پہلے چند آریہ والنٹیروں نے اشتعال دلایا۔ اور ایک مسجد کے سامنے نعرے لگائے جہاں نماز ہو رہی تھی۔ اس پر جب مسلمانوں نے نعرے بند کرنے کی درخواست کی۔ تو انہوں نے نعرے بند کرنے منظور نہ کئے۔ اس پر معمولی سا تصادم ہو گیا۔ اس کے معاً بعد آریہ سماج کے چند والنٹیرز لاٹھیاں لے کر ستیہ گرہ کے کیمپ سے نکل آئے۔ اور انہوں نے مسلمانوں کے خلاف ایک باقاعدہ لڑائی شروع کر دی"

یہ حکومت بمبئی کے سرکاری اعلان کے الفاظ ہیں۔ جو حکومت نظام کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے والوں کے دوسرے قید شدہ ڈکٹیٹر مہاشہ خوشحال چند کے اخبار "ملاپ" (۲۷ مئی) میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ:-

۱۔ بلا وجہ آریہ والنٹیروں نے مسلمانوں کو اشتعال دلایا۔

۲۔ ایک مسجد کے قریب جہاں نماز پڑھی جا رہی تھی۔ اشتعال انگیز نعرے لگائے اور ان کے بند کرنے کے متعلق مسلمانوں کی درخواست مسترد کر دی گئی۔

۳۔ اس پر معمولی سا تصادم ہوا جسے آریہ سماجی والنٹیرز نے باقاعدہ لڑائی کی شکل دے دی۔ جبکہ وہ ستیہ گرہ کیمپ سے لاٹھیاں لے کر نکل آئے۔ اور مسلمانوں پر پل پڑے۔ گویا آریہ والنٹیرز اگر مسلمانوں کو خواہ مخواہ اشتعال نہ دلاتے۔ مسجد کے قریب بیہودہ نعرے نہ لگاتے۔ "آریہ کیمپ" کی محفوظ سپاہ لاٹھیوں سے مسلح ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور نہ ہو جاتی۔ تو قطعاً فساد رونما نہ ہوتا۔ اور اب تک چند اشخاص کے جان سے جانے اور ساٹھ کے زخمی ہونے کا جو افسوسناک نتیجہ نکل چکا ہے۔ یہ رونما نہ ہوتا۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت بمبئی کو آریوں کی شوریدہ سری کے متعلق سابقہ روایات کی بنا پر پہلے سے ہی اس بات کا خطرہ تھا۔ کہ ان کے اجتماع کی وجہ سے فتنہ و فساد نہ پیدا ہو جائے۔ اور اس بارے میں اس نے آریوں سے وعدہ لے رکھا تھا۔ چنانچہ سرکاری اعلان میں مذکور ہے۔ کہ:-

"بیرون شولاپور کے ان والنٹیرز کو شولاپور رہنے کی اجازت اس وعدہ پر دی گئی تھی۔ کہ وہ تشدد کا پرچار نہیں کریں گے۔ فرقہ وارانہ منافرت نہیں پھیلائیں گے۔ اور نہایت امن و امان سے رہیں گے"

لیکن اس وعدہ کا انہوں نے کہاں تک پاس کیا۔ "تشدد" اور "فرقہ وارانہ منافرت" سے کس قدر پرہیز کیا۔ اور "نہایت امن و امان" سے رہنے کا کیسا شاندار ثبوت پیش کیا۔ اس کا پتہ حکومت بمبئی کے اعلان سے ہی لگ سکتا ہے۔ جس میں لکھا ہے:-

"اپنے اشتعال انگیز اور جارحانہ رویہ سے آریوں نے ۱۲ مئی کو ان شرائط کو توڑ دیا جس سے شہر میں فساد ہو گیا"

گویا فساد کی تمام کی تمام ذمہ داری آریوں پر عائد ہوتی ہے۔ اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ حکومت ان سے خصوصیت کے ساتھ پُر امن رہنے کا وعدہ لے چکی تھی۔ ان حالات میں نہ صرف فساد کرنے والے سخت سزا کے مستحق ہیں بلکہ نہایت امن و امان سے رہنے کا وعدہ کرنے والے ان سے بھی زیادہ گرفت کے قابل ہیں۔ لیکن اسی اعلان میں یہ دیکھ کر ہمیں بے حد تعجب ہوا۔ کہ حکومت بمبئی نے نہ صرف طے شدہ شرائط کو توڑ کر فساد کرنے والوں کے متعلق کوئی قانونی کارروائی کرنے کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ کہدیا ہے۔ کہ:-

"شولاپور ضلع سے نکل جانے کا حکم صرف ان ہی لوگوں کو دیا گیا ہے۔ جو بیرونی اضلاع کے رہنے والے ہیں۔ اور یہ حکم ان آریہ سماجی والنٹیرز پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ جو ابھی تک شولاپور نہیں پہونچے"

حکومت بمبئی نے جب دیکھ لیا ہے۔ کہ آریہ سماجی فساد سے مجتنب رہنے کا وعدہ کر کے

اور پرامن رہنے کے شرائط طے کرکے بھی فتنہ و فساد پیدا کرنے سے باز نہیں رہ سکے۔ اور ان کی فتنہ انگیزی کی رگ۔ انہیں ایفائے عہد کے قابل نہیں رہنے دے سکتی تو پھر اس کا کیا مطلب کہ شولاپور کی حدود سے نکل جانے کا حکم صرف ان آریہ والنٹیرز کے لئے ہے۔ جو وہاں پہونچ چکے تھے۔ اور ابھی نہیں پہنچے ان پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ جب آریہ وہی ان کی جنگجویانہ فطرت وہی ان کے قول و اقرار وہی۔ پھر ان کا تجربہ شولاپور میں ایک دفعہ کیا جاچکا ہے۔ تو پھر ان سے کیونکر توقع کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ کوئی مزید فتنہ و فساد کھڑا نہ کردینگے حکومت بمبئی کو چاہئیے کہ اس تجربہ سے سبق حاصل کرکے نہ صرف شولاپور میں بلکہ اپنی حدود میں کسی جگہ بھی آریوں کو اڈا نہ قائم کرنے دے۔ تاکہ وہ فرقہ وارانہ فسادات جن میں بہت کچھ آریوں کا دخل ہوتا ہے۔ اور پنجاب کی سخت بدنامی کا موجب ہو رہے ہیں وہ اس کے علاقہ میں بھی رونما نہ ہو جائیں۔ اور مسلمان جو پہلے ہی اقلیت میں ہیں بالکل پس جائیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ مئی - کراچی سے بذریعہ ڈاک ۲۴ مئی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اہل بیت بخیریت ہیں الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو خدا کے فضل سے اب افاقہ ہے۔ دو دن سے صبح کا درجہ حرارت نارمل ہوتا ہے۔ البتہ شام کو کسی قدر بخار ہو جاتا ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔

آج شام کو جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اپنے لڑکے عبد الشکور کی ختنہ کے بعد صحت ہونے کی خوشی میں بیس کے قریب اصحاب کو دعوتِ طعام دی۔ جس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

آج نو بجے صبح حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب کے مکان واقعہ محلہ دار البرکات کے نئے حصہ کی بنیاد رکھی اور دعا فرمائی۔

مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام قادیان میں

دوسرا اجتماعی یوم عمل

ہر طبقہ کے احمدیوں نے ایک سڑک پر ۱۵ ہزار مکعب فٹ مٹی ڈالی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ہدایات کے مطابق مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام دو ماہ کے بعد دوسرا اجتماعی یوم عمل ۲۵ مئی کو منایا گیا۔ اور حسب طریق سابق اس دفعہ بھی مقام محلہ دار الرحمت و محلہ دار العلوم کی درمیانی سڑک ہی بنائی گئی

تمام ان اصحاب کی جو اس دن قادیان میں موجود تھے باستثناء معذورین فہرستیں تیار کرکے دس دس افراد کے گروپ بنائے گئے۔ اور ہر گروپ پر ایک ایک لیڈر مقرر کیا گیا۔ اور ہر پانچ پانچ گروپوں پر ایک ایک سرگروہ مقرر کیا گیا۔ چونکہ سخت گرمی کا موسم تھا اس لئے کام علی الصبح ۵½ سے دس بجے تک کرنے کا فیصلہ کیا گیا لیکن انتظامی طور پر پورے چھ بجے کام شروع ہوسکا۔ چونکہ ایسے مواقع پر چوٹ وغیرہ لگنے اور کسی تکلیف کے ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لئے طبی امداد کا بھی انتظام کیا گیا۔

بزرگان سلسلہ میں سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب و دیگر حضرات کام کی نگرانی کے اہم فرائض کی سر انجام دہی کے علاوہ خود بھی مشقت کا کام کرتے رہے۔ یعنی مٹی کی ٹوکریاں اٹھا اٹھا کر سڑک پر ڈالتے تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نونہال بھی کام میں سرگرمی سے مشغول تھے۔ دوران کام میں جوش پیدا کرنے کے لئے نعرے بلند کئے جاتے تھے۔

کام کے دوران میں کدالوں کی مرمت کا کافی انتظام تھا۔ اور پانی پلانے کا انتظام بھی تسلی بخش تھا۔ اتنے بڑے ہجوم اور گرمی کے موسم کے باوجود خدا کے فضل و کرم سے کوئی تشویشناک حادثہ پیش نہیں آیا۔ تاہم معمولی چوٹیں آنے اور گرمی اور کام کی شدت کی وجہ سے ضعف ہو جانے پر جن کو دوائی مہیا کی گئی ان کی تعداد سو سے زائد تھی۔

صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی زیر قیادت پہرہ کا انتظام تھا۔ جن کے ماتحت محلوں میں چکر لگانے کے لئے سائیکلسٹوں کا گروپ مقرر تھا

اس مرتبہ قادیان کے علاوہ کھارا ننگل اور بھینی کے اصحاب بھی شریک کار ہوئے۔ دور سے مٹی لانے کے لئے قادیان کے کمہار بھائیوں نے گدھوں پر کام کیا۔

غرضیکہ دوسرا عمل اجتماعی نہایت عمدگی سے سرانجام پذیر ہوا۔ صبح ۶ بجے سے ۱۰ بجے تک چار گھنٹے سرگرمی سے کام کیا گیا۔ اور باوجودیکہ اب کی مرتبہ کام کا حلقہ زیادہ پھیلا ہوا تھا۔ اور مٹی دور سے لانا پڑتی تھی۔ تاہم ۱۵ ہزار مکعب فٹ اندازاً مٹی ڈالی گئی ہے۔

ناگپور یونی ورسٹی کے ایم۔ اے کے امتحان میں دو احمدیوں کی کامیابی

(۱) یہ خبر نہایت خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ امسال ناگپور یونی ورسٹی سے مولوی محبوب عالم صاحب خالد لیکچرار جامعہ احمدیہ نے ایم۔ اے (عربی) کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ اور یونی ورسٹی میں اول رہے۔

(۲) مسٹر عبد السلام صاحب اختر ابن ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ نے ایم۔ اے فلاسفی کا امتحان پاس کیا۔ مبارک ہو۔

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گزارش

جن خریدار اصحاب کے اسمائے گرامی الفضل ۱۹؍۵ و ۲۱؍۵ میں شائع کئے گئے ہیں۔ وہ اپنے چندہ کی رقوم ۱۰ جون سے قبل ارسال فرمادیں۔ تا وہ وی پی کے زائد خرچ سے بچ جائیں جو اصحاب اپنا چندہ باقاعدہ بذریعہ محاسب یا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام گو وی پی ارسال نہیں ہونگے۔ تاہم وہ بھی فوری طور پر توجہ فرمائیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ جولائی میں مجبوراً انکی خدمت میں وی پی ارسال کرنا پڑے۔

(منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہاب ثاقب کے متعلق فلسفہ قدیم و جدید کی تحقیقات میں سے کچھ

رات کو بعض اوقات فضائے آسمانی میں روشن ستارے ہوائیوں کی طرح چھوٹتے نظر آتے ہیں۔ جن کی روشنی کبھی زرد اور کبھی سفید مائل بہ سبزی ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر تو فوراً ہی ناپید ہو جاتے ہیں۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا وہ بجھ گئے ہیں۔ مگر بعض کے پیچھے کافی فاصلہ تک روشنی کی ایک لکیر سی نظر آتی ہے۔ ان آتشبازیوں کے متعلق جنہیں شہاب ثاقب کہا جاتا ہے۔ فلسفۂ قدیم۔ اور فلسفۂ جدید کی تحقیق میں سے کچھ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے ہم معاصر دورِ جدید کے ممنون ہیں:۔

فلسفۂ قدیم کے نزدیک یہ شعلہ فشاں چیز زمین کے انجرے ہیں۔ جو بلند ہوتے ہوتے جب کرۂ نار میں پہونچتے ہیں۔ تو جل اُٹھتے ہیں۔ اور فضائے آسمانی میں روشنی نمودار ہو جاتی ہے۔ حکمائے متقدمین کا دُمدار ستاروں کی نسبت بھی یہی خیال تھا لیکن ان تاروں کے ایک مدت مدید پر دورہ کرنے سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ کہ وہ زمین کے انجرے نہیں۔ بلکہ ایک قسم کے سیارے ہیں۔ جن کا ظہور خاص اطوال۔ اور قواعد معینہ سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ تحقیقات جدیدہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ شہاب ثاقب نہایت چھوٹے چھوٹے سیارے ہیں۔ جو خلا میں کہیں تو منتشر اور پراگندہ اور کہیں ایک ساتھ قطار باندھے پھرتے رہتے ہیں۔ اور جب دو چیزیں آپس میں رگڑ کھاتی ہیں۔ تو حرارت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ توپ کا گولہ اس ہوا سے رگڑ کھا کر جو اس کی تیز چال کی مزاحمت کرتی ہے۔ اس قدر گرما جاتا ہے۔ کہ رات کو ایک سُرخ انگارا نظر آتا ہے۔ شہاب ثاقب کی رفتار جس کی سُرعت زمین کے نزدیک پہنچکر بہت بڑھ جاتی ہے۔ توپ کے گولہ سے پندرہ سو گنا زیادہ اندازہ کی گئی ہے۔ اس لئے جب کبھی یہ تارے جو خلائے بسیط میں بے روک ٹوک دوڑتے پھرتے ہیں۔ اتفاقیہ کرۂ ہوا میں سے ہو کر گزرتے ہیں۔ تو ہوا ان کی مزاحمت کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے بے انتہا گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اور جس طرح توپ کا گولہ گرمی سے سُرخ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ چھوٹے تارے جن کی ترکیب کیمیائی شعلہ فشاں مادوں کی ہوتی ہے۔ گرمی سے یک بیک جل اُٹھتے ہیں۔ ان شعلہ فشاں تاروں کے نظر سے غائب ہو جانے کے چند اسباب ہیں۔

اوّل تو یہ کہ جب یہ تارے ہوا میں غوطہ لگا کر باہر نکلتے ہیں۔ تو فوراً بجھ جاتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے دوسرے یہ کہ جو تارے بہت چھوٹے ہیں۔ ان کا کرۂ ہوائیہ سے باہر نکلتے نکلتے کام تمام ہو جاتا ہے۔ علاوہ اس کے ایک تیسری صورت یہ ہے۔ کہ جب ان تاروں میں سے کسی کی رفتار سیدھی زمین کی طرف ہوتی ہے۔ تو وہ عالم بےخودی میں جذبِ مرکزی سے کھچ کر بےساختہ زمین پر گر پڑتے ہیں۔ لیکن گرنے سے قبل وہ جوں جوں زمین کے نزدیک آتے جاتے ہیں۔ ان کی رفتار اور تیز ہوتی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے ہوا کی مزاحمت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ تابِ حرارت نہیں لا سکتے۔ اور زمین تک آتے آتے پھٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۵۔ نومبر سنہ ۱۸۵۹ء کو اہل نیوجرسی کو ایک بہت بڑا شہاب ثاقب نظر آیا۔ جس کی روشنی اس قدر تیز تھی کہ تمام فضائے آسمانی سُرخ ہو گئی۔ اور شفق کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ سینکڑوں جانور خوف سے مر گئے۔ کتنی ہی عورتیں اور بچے غش کھا کر گر پڑے۔ اور قیامت کی سی جھلک نظر آنے لگ گئی۔ ادھر ستارے کی یہ حالت ہوئی۔ کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آٹھ نو میل کے حلقہ میں بارش کی طرح برسا۔

اسی طرح چھ اپریل سنہ ۱۸۵۲ء کو نارینڈی کے باشندوں کو دو بجے دن کے قریب یک بیک ایک بڑی ہولناک آواز سنائی دی۔ جو ہزاروں توپوں کی آواز سے مشابہ تھی۔ بعد اس کے ۸۰ میل طول اور ۴۲ میل عرض میں جلتے ہوئے سنگریزوں کی بارش ہوئی۔ ۹۔ جون سنہ ۱۸۶۶ء کو اہل ہنگری کو ایک شہاب ثاقب سیدھا زمین کی طرف آتا نظر آیا۔ وہ جوں جوں قریب آتا گیا۔ زیادہ شعلہ افشاں ہوتا گیا یہاں تک کہ اندازاً ۸۰ فٹ کی بلندی تک آتے آتے اس درجہ حرارت ہو گئی۔ کہ وہ پاش پاش ہو کر زمین کے چھ میل کے حلقہ میں گرا۔ اور ہزاروں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس کے لوگوں کو ملے۔ لیکن ایک ٹکڑا بہت بڑا پایا گیا۔ جس کا وزن دس من سے زائد تھا۔ اس کے گرنے کے بعد تمام آسمان میں آدھ گھنٹہ کے قریب گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا رہا۔ دھوئیں کے بھر جانے سے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اور اس کی ناگوار بُو سے دم گھٹا جاتا تھا۔ ایسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ جس کا جی چاہے عجائب خانوں میں جا کر آسمان سے گرے ہوئے سیاہ پتھروں کے ٹکڑوں کو دیکھ سکتا ہے۔

شہاب ثاقب کے ٹکڑوں کے اجزا کو علم کیمسٹری کے قاعدہ سے الگ الگ کر کے جانچنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ ان میں کوئی ایسا مادہ نہیں۔ جو معلوم شدہ نہ ہو البتہ یہ بات ہے۔ کہ ان اجزاء کی ترکیب کیمیاوی یعنی ان کا ایک دوسرے کے ساتھ ملنے کا ڈھب بالکل نرالا ہے۔

کتاب "نورالدین" میں لکھا ہے۔ کہ میٹرز آسمان میں سے کرۂ ہوائی میں داخل ہو کر روشن ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہر روز ۲۰ ملین ہوا میں داخل ہوتے ہیں۔ میٹرز کی فوج دورے کے ساتھ آتی ہے۔ یہ دورہ صدی میں تین بار ہوتا ہے۔ عموماً نومبر کے مہینہ میں بڑے بڑے دورے مندرجہ ذیل سالوں میں ہوئے ہیں:۔

سنہ ۲۸۶ ہجری، سنہ ۵۹۹ ہجری، سنہ ۹۰۲ء، سنہ ۹۳۱ء، سنہ ۱۰۰۲ء، سنہ ۱۱۰۱ء و ۱۹۔ جنوری سنہ ۱۱۳۵ء و سنہ ۱۲۰۲ء، سنہ ۱۳۶۶ء، ۱۰ مارچ سنہ ۱۵۲۱ء و سنہ ۱۵۳۳ء و سنہ ۱۶۰۲ء، سنہ ۱۶۹۸ء، سنہ ۱۷۹۹ء، سنہ ۱۸۳۲ء و سنہ ۱۸۶۶ء و سنہ ۱۸۷۲ء

وہ مقامات جن میں میٹرز جمع کئے گئے ہیں۔ یورپ میں وی آنا۔ پیرس لنڈن۔ برلن۔ اور امریکہ میں نیو ہیون ایمہرسٹ اور لوئنز ول ہیں۔ یہ پتھر عموماً بڑے نہیں ہوتے۔ عجائب خانوں میں ایک سو پونڈ سے زیادہ وزن کے پتھر کم ہی پائے جاتے ہیں۔ ایسی بارش ان پتھروں کی شاذ و نادر ہی ہوئی ہو گی۔ جس میں کل پتھروں کا وزن ہزار پونڈ تک پہونچا ہو۔ مقام پلٹسک کے نو سو پچاس سالم پتھر پیرس کے عجائب خانہ میں موجود ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کا اوسط وزن ۷۴ گرام ہے۔ یعنی ۲½ اونس سے بھی کم۔ سٹاک ہالم کے عجائب خانہ میں ایک پتھر کا وزن ایک گرین سے بھی کم ہے۔ مقام ایٹ کی بارش میں ایک پتھر قریباً پانچ سو پونڈ کا گرا تھا۔ ایک ٹکڑا ۱۶۳۵ پونڈ وزنی ییل کالج میوزیم میں موجود ہے۔ قریباً اتنے ہی حجم کا ایک ٹکڑا پیرس کے میوزیم میں ہے۔ اس سے کسی قدر چھوٹا ٹکڑا شہر واشنگٹن کے نیشنل میوزیم میں ہے۔ اور ان سے ایک بہت بڑا ٹکڑا برٹش میوزیم میں ہے۔

کیمیاوی امتحان سے ان میٹرز میں لوہا میگنیشیم۔ پوٹاسیم۔ سوڈیم۔ آکسیجن۔ آرسنک فاسفورس۔ نائٹروجن۔ سلفر۔ کلورائن کاربن۔ ہائیڈروجن۔ ٹین اور تانبا وغیرہ پائے گئے ہیں۔

غرض فلسفۂ قدیم اور فلسفۂ جدید نے شہاب ثاقب کے متعلق دُنیا کے سامنے جو تحقیق پیش کی وہ اتنی ہی ہے۔ لیکن نہیں کہا جا سکتا۔ کہ علوم کی ترقی اس تحقیق کو ابھی کس مرتبہ کمال تک پہونچائے گی۔

عیدگاہ کے متصل ایک قطعۂ زمین کے متعلق غیر احمدیوں کی ایک درخواست کی سماعت

بٹالہ میں ۲۳ مئی کو مجسٹریٹ صاحب علاقہ کی عدالت میں مقدمہ مندرجہ عنوان سے متعلق غیر احمدیوں کی طرف سے حسب ذیل گواہ گزرے۔

کتھو موضع رامپور

میں نے متنازعہ قبرستان دیکھا ہوا ہے۔ میرا باپ میرا بچہ اور میری ماں سب اسی میں دفن ہیں۔ اور میں محرم کے موقعہ پر ان کی قبروں پر مٹی ڈالا کرتا ہوں۔

بجواب جرح۔ میں مزدور پیشہ ہوں گر روٹی گداگری کر کے کھاتا ہوں قادیان کے ایک "میاں" نے میری ماں کی جنازہ کی نماز پڑھائی تھی۔ جس کا نام میں نہیں جانتا۔ پچاس سال کا عرصہ ہوا جب میری ماں فوت ہوئی۔ باپ کو فوت ہوئے چالیس اور لڑکے کو دس سال ہوئے ہیں۔ اسی "میاں" نے سب کے جنازے پڑھائے تھے۔ اور وہ "میاں" میاں عنایت اللہ کا باپ تھا۔ گزشتہ محرم کی تاریخ مجھے یاد نہیں۔ میں اپنے والدین کے جنازوں میں شریک ہوا تھا۔ گھسیٹا۔ کالو۔ اور میرے گاؤں کے کئی اور لوگ اسی قبرستان میں دفن ہیں۔ عید کے موقعہ پر کاریں اور ٹانگے رامپور والے بوہڑ کے نیچے کھڑے ہوتے ہیں۔

بوڑی موچی رامپور

میں نے یہ قبرستان دیکھا ہوا ہے میرے والدین دو بھائی اور بہو اس میں دفن ہیں۔ میں ہر محرم کو ان کی قبروں پر مٹی ڈالتا رہا ہوں۔ مگر گزشتہ محرم پر نہیں گیا۔ کیونکہ احمدی اس پر معترض ہوتے تھے۔ رامپور کے مسلمانوں کی میتیں یہیں دفن کی جاتی ہیں۔

بجواب جرح۔ قادیان کے ایک شخص مہندا نام نے میری ماں کا جنازہ پڑھایا تھا۔ میرا باپ میری ماں کی وفات کے ۱۴-۱۵ سال بعد فوت ہوا تھا۔ اور اسی مہندا نے اس کا جنازہ پڑھایا تھا۔ تازہ ترین موت میرے خاندان میں ۷-۸ ماہ ہوئے ہوئی تھی جس کا جنازہ ڈلہ کے بدرالدین نے پڑھایا تھا۔ میں احراری ہوں۔ یہ علم نہیں کہ خلیفہ صاحب اس قبرستان کے مالک ہیں۔ اس میں ۵۰-۶۰ قبریں ہیں۔ مہندا نے کتھو گواہ کے لڑکے کا جنازہ پڑھایا تھا۔ میں بھی شریک ہوا تھا۔ عبداللہ جو اس وقت کچہری میں موجود ہے یہ اس مہندا کا لڑکا ہے۔

بدر دین ساکن ڈلہ

میں نے یہ قبرستان دیکھا ہوا ہے۔ گزشتہ دس بارہ سال سے اس میں موضع ڈلہ کے جنازے پڑھاتا ہوں نیز موضع رامپور کے بھی۔

بجواب جرح۔ ڈلہ قادیان سے جانب غرب دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور قبرستان شمال مغرب کی جانب ہے ڈلہ میں بھی قبرستان ہے اور اس میں دفن ہونے والوں کا جنازہ بھی میں پڑھاتا ہوں رامپور میں کوئی قبرستان نہیں۔ مجھے علم نہیں کہ قادیان میں اور کوئی شخص ایسا ہے جو جنازہ پڑھا سکتا ہو۔ مجھے علم نہیں کہ اس قبرستان کا مالک کون ہے۔ ڈلہ رامپور سے قادیان کی نسبت زیادہ دور ہے۔

عبداللہ درزی قادیان

میں نے قبرستان دیکھا ہوا ہے قادیان کے مسلمانوں کے جنازوں کے ساتھ کئی مرتبہ وہاں گیا ہوں۔ رجادہ۔ رام پور۔ اور ناتھ پور کے مسلمان بھی یہیں اپنے مردے دفن کرتے ہیں۔ محرم کے موقعہ پر مسلمان قبروں پر مٹی ڈالا کرتے ہیں۔ لیکن گزشتہ محرم کے موقعہ پر انہیں ایسا نہیں کرنے دیا گیا۔

بجواب جرح۔ مقدمہ عیدگاہ میں میں ایک فریق ہوں چودھری حسین علی کی عدالت میں عبدالسلام نے ۱۲۵ احمدیوں پر زیر دفعہ ۱۰۷ جو مقدمہ دائر کیا تھا۔ میں اس میں گواہ نہیں تھا۔ قادیان میں ایک ڈیفنس کمیٹی ہے جس کا میں ایک ممبر ہوں۔ اس کمیٹی کا مقصد مظلوم کی امداد کرنا ہے۔ رجادہ اور رام پور کے لوگوں کی اس قبرستان میں قبروں کی تعداد میں نہیں بتا سکتا۔ ٹانگے وغیرہ رامپور والے بوہڑ سے جانب شرقی سڑک پر کھڑے ہوتے ہیں۔ مغل اس قبرستان کے مالک ہیں۔ سڑک پر جہاں ٹانگے وغیرہ ٹھہرتے ہیں۔ وہاں کوئی قبریں نہیں لیکن رامپور سے آتے ہوئے دائیں جانب قبریں موجود ہیں۔ اس قبرستان کے متعلق ہمارا اور احمدیوں کا تنازعہ ۵-۶ سال سے چلا آتا ہے۔ میں احراری ہوں۔ امام الدین قاضی عنایت اللہ ساکن قادیان کا باپ تھا۔

دیوان چند قادیان

رجادہ۔ ناتھ پور۔ رام پور اور قادیان کے مسلمان اس قبرستان میں اپنے مردے دفن کرتے ہیں۔ میں گزشتہ ۵۵ سال سے یہ دیکھ رہا ہوں۔ اور اس وقت تک وہاں قبریں موجود ہیں۔

بجواب جرح۔ میں کسی جنازہ کے ساتھ شامل نہیں ہوا۔ رامپور کا ایک مسلمان فوت ہوا تھا۔ اور میں نے اس قبرستان میں قاضی بدردین کو اس کا جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں مرنیوالے کا نام نہیں جانتا۔ یہ نو دس ماہ کی بات ہے۔ مڑھیانوالے کیس میں میں ایک پارٹی ہوں۔ خان محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ نے مڑھیوں کی زمین کے سلسلہ میں ایک توضیحی مقدمہ دائر کیا تھا۔ مجھے علم نہیں وہ احمدی ہیں یا نہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ ان دونوں مقدمات میں مہر دین آتشباز بطور گواہ پیش ہوا تھا یا نہیں۔ ڈھاب نوالہ کیس میں میں اور مہر دین ایک طرف اور احمدی دوسری طرف تھے وہ مقدمہ ابھی چل رہا ہے۔ اور گزشتہ ۵-۶ سال سے دائر ہے۔

ایڈیٹر و پرنٹر "الفضل" کے خلاف احرار کا مقدمہ

گواہان استغاثہ پر مکرر جرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بٹالہ ۲۵ مئی۔ آج مجسٹریٹ صاحب علاقہ کی عدالت میں ایڈیٹر و پرنٹر الفضل کے خلاف احرار کے مقدمہ زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند (ہتک عزت) کی سماعت ہوئی الفضل کی طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پیش ہوئے جنہوں نے گواہان استغاثہ پر مکرر جرح کی

شوق محمد کا بیان

میں مجلس احرار ضلع گورداسپور کا سیکرٹری ہوں۔ اور حاجی عبدالرحمن اس کا پریذیڈنٹ ہے۔ حاجی عبدالرحمن کو جماعت احمدیہ کے خلاف ایک تقریر کرنے کی وجہ سے زیر دفعہ ۱۵۳ الف پانچ سو روپیہ جرمانہ ہو چکا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان قراردادوں کی نقل جن کا ذکر میرے پہلے بیان میں ہے مدعی کو بھیجی تھی یا نہیں۔ میں میٹرک پاس نہیں ہوں۔ میرے خلاف غبن کے جو مقدمات ہوئے تھے ان کی مالیت کئی سو روپیہ کی تھی۔ میں کے ڈی عبدالغفور کی فرم لکھنؤ میں ملازم تھا۔ اور اسی فرم نے میرے خلاف غبن کے مقدمات دائر کئے تھے۔ مجھے یاد نہیں کہ میرا بہنوئی محمد حسین اس وقت میرے پاس لکھنؤ آیا تھا یا نہیں جبکہ میرے خلاف غبن کے مقدمات چل رہے تھے۔ مجھے حوالات میں رکھا گیا تھا۔ مگر مجھے یہ یاد نہیں کہ کتنے دن حوالات میں رہا تھا۔ میں وہاں چند ہی روز رہا تھا۔ میری ضمانت

کسی نے نہیں دی تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ مذکورہ بالا محمد حسین ان مقدمات میں میری طرف سے روپیہ ادا کرنے کے لئے لکھنؤ گیا۔ یہ صحیح نہیں کہ بٹالہ میں میرا جو مکان ہے وہ میرے بہنوئی محمد حسین کے پاس اس روپیہ میں رہن ہے۔ جو اس نے غبن کے مقدمات میں میری طرف سے ادا کیا۔ میرا بٹالہ میں ایک مکان ہے۔ مگر وہ کسی کے پاس رہن نہیں ہے۔ زینب میری دادی ہے۔ وہ صوبیدار میراں بخش کی بیوہ ہے۔ غبن کے مقدمات میں سے ایک میں مجھے ماتحت عدالت نے چھ ماہ قید کی سزا دی تھی۔ مگر اپیل میں میں بری ہو گیا۔

مہر دین آتش باز کا بیان

عیدگاہ کے مقدمہ میں ایڈیٹر "الفضل" میرے خلاف بطور گواہ پیش ہوا تھا۔ مہتہ عبد الرزاق بھی اس کیس میں گواہ گزرا۔ میں یہ نہیں جانتا۔ کہ وہ عبد الرحمن قادیانی ملزم کا بیٹا ہے۔ میں نے خسرہ نمبر ۱۶۳۱ کا ایک مقدمہ بعض احمدیوں کے خلاف دائر کیا ہوا ہے۔ اسی طرح ایک اور مقدمہ میرے اور احمدیوں کے درمیان ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کی عدالت میں چل رہا ہے۔ جن میں بھائی عبد الرحمن بھی شامل ہیں۔

یہ جھگڑا ۱۹۳۶ء سے چلا آ رہا ہے میں اخبار الفضل کا خریدار نہیں ہوں میں چوہدری فتح محمد صاحب سیال وغیرہ احمدیوں کے خلاف عبد السلام کی طرف سے بطور گواہ پیش ہوا۔ میں عبد السلام کے مقدمہ میں جو فرزند علی اور فتح محمد سیال وغیرہ کے خلاف عبد السلام کی طرف سے زیر دفعہ ۱۰۷ آج سے قریباً چار سال قبل دائر تھا۔ بطور گواہ پیش نہیں ہوا تھا۔ اور نہ ہی چوہدری حسین علی کی عدالت میں۔ میں آتشباز ہوں۔ اور تعلیم یافتہ ہوں۔

اعلان نکاح ۲۴ مئی حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے سعید احمد صاحب فاروقی مجاہد تحریک جدید کا نکاح دو صد روپے مہر پر اعجاز بیگم صاحبہ بنت شیخ محمد نذیر صاحب فاروقی ضلع دار نہر ریاست ہم ہم بہاولپور سے پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار فضل احمد [illegible]

اہم ملکی حالات اور واقعات

بمبئی گورنمنٹ اور آریہ سماجی شورش

۲۵ مئی کو بمبئی گورنمنٹ نے ایک سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شولاپور نے آریہ سماجی ستیہ آگرہیوں کو بارہ گھنٹہ کے اندر اندر شہر سے نکل جانے کا جو حکم دیا تھا۔ وہ حکومت کے منشاء کے مطابق، اور اس کی اجازت سے تھا۔ ستیہ آگرہیوں کو شولاپور میں ڈیپار کز قائم کرنے کی اجازت اس بنا پہ دی گئی تھی، کہ وہ وہاں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا نہیں کریں گے۔ اور ہر قسم کے دنگا فساد سے مجتنب رہیں گے۔ انہوں نے اس شرط کو توڑ دیا، اور دیدہ دانستہ فرقہ وارانہ فساد کیا۔ اس لئے اخراج کا حکم لابدی تھا۔ چونکہ آریہ سماجیوں نے اس حکم کی تعمیل میں پوری فرمانبرداری دکھائی۔ یعنی فوراً شہر سے نکل گئے۔ اس کے لئے ان کی تعریف کی گئی ہے۔

اعلان کے آخر میں لکھا ہے، کہ آئندہ جو ستیہ آگرہی باہر سے آئیں گے، ان پہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا یہ حکم اثر انداز نہیں ہوگا۔ تاہم حکومت یہ پسند نہیں کرتی۔ کہ شولاپور کو اس تحریک کا مرکز بنایا جائے، جو فرقہ وار کشیدگی کو بڑھانے والی ہے۔

کپاس کی کاشت کرنیوالوں کو معافی

پنجاب گورنمنٹ نے ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے، کہ نہر لوئر باری دوآب، نہر اپر و لوئر جہلم، نہر اپر و لوئر چناب کی نہروں سے سیراب ہونے والے علاقوں میں کپاس کی ناقص پیداوار کے متعلق موصول شدہ شکایات کے متعلق احتیاط سے تحقیقات کرائی گئی ہے اور حکومت اس نتیجہ پہ پہونچی ہے، کہ اس سال گذشتہ سالوں کی نسبت بہت کم پیداوار ہوئی ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو بارش گذشتہ سال کی نسبت کم ہوئی۔ دوسرے نہروں میں پانی کی بہم رسانی کم رہی۔ اس کے علاوہ کپاس کے نرخ بھی گر گئے۔ اس لئے مالیہ میں چھتیس لاکھ ۲۵ ہزار چار سو ۸۲ روپے کی معافی دی گئی ہے۔ سلائیڈنگ سکیل کے رو سے نرخ گر جانے کی وجہ سے جو کمی ہونے والی ہے، یہ معافی اس کے علاوہ ہوگی۔ ضلع گجرات میں ۷۷۲۱۰۔ شاہ پور میں ۱۵۷۳۰۰، جھنگ میں ۳۷۲۴۷، گوجرانوالہ میں ۱۰۰۳۵ اور ضلع شیخوپورہ میں ۱۹۷۴۴ روپیہ کی معافی ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور میں ایک اور ہڑتال کی تیاریاں

خدا خدا کر کے لاہور کے بھنگیوں کی ہڑتال کی آفت ٹلی تھی کہ اب ایک اور ہڑتال کا چرچا ہونے لگا ہے۔ مسٹر میکناب ایڈمنسٹریٹر لاہور نے قریباً ۴۵۰ میونسپل استادوں کو ایک ماہ کے بعد برطرف کر دینے کے نوٹس دے دیئے ہیں۔ اور ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ اگر وہ ملازمت پر بحال رہنا چاہتے ہیں، تو آئندہ کے لئے اپنی تنخواہوں میں بارہ فیصدی تخفیف رضا کارانہ طور پہ تسلیم کر لیں۔ اس حکم سے میونسپل ٹیچروں میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے اور انہوں نے فیصلہ کیا ہے، کہ وہ اس حکم کو نہیں مانیں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی سکولوں سے اپنی جگہ کبھی نہیں چھوڑیں گے وہ سکولوں میں ڈٹ کر بیٹھے رہیں گے، نہ خود پڑھائیں گے، اور نہ کسی اور کو پڑھانے دیں گے۔ زنانہ سکولوں کی استانیوں کو اس قسم کا نوٹس نہیں پہنچا، لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی اس حکم سے محفوظ نہیں ہیں۔ اور مرد استادوں کی طرح وہ بھی اس کا مقابلہ کرنے پہ آمادہ ہیں۔ اگر یہ صورت پیدا ہو گئی، تو میونسپل سکولوں میں تعلیم پانے والے پندرہ ہزار بچوں کی تعلیم خطرہ میں پڑ جائے گی۔ اس وجہ سے شہر میں بھی ایک ہیجان بپا ہے مسٹر میکناب نے اعلان کیا ہے، کہ وہ بلدیہ کے معاملات میں ڈکٹیٹر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور اگر میونسپل ٹیچروں نے ان کے مشورہ کے مطابق کام نہ کیا۔ تو وہ تمام میونسپل سکول بند کر دینگے۔

ہندوستان کے ہوم منسٹروں کی کانفرنس

۵ مئی کو شملہ میں صوبجاتی ہوم منسٹروں کی کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت حکومت ہند کے ہوم ممبر مسٹر میکسویل نے کی۔ اپنی صدارتی تقریر میں آپ نے کہا کہ گو نئے آئین نے ہندوستان کے مختلف صوبوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ اور خود مختار کر دیا ہے۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں کوئی ایسی دفعہ نہیں جو مشترکہ مسائل کو باہمی مشورہ سے طے کرنے میں مانع ہو۔ صوبجات کو پورا حق ہے کہ وہ مشترکہ مسائل کو اس طرح مل جل کر حل کر لیں۔ اور اگر یہ طریق اختیار کیا گیا۔ تو ہندوستان میں بہت جلد ایک نیا سیاسی نظام پیدا ہو جائیگا جس سے عوام کو بھی فائدہ پہنچے گا، اور آئینی سکیم کو بھی کامیابی نصیب ہوگی۔ آپ نے کہا کہ جنگی تیاریوں اور ہوائی حملوں کے انسداد کے انتظامات مشترکہ مسائل ہیں۔ بلکہ مرکزی حکومت بھی ان کی ذمہ داریوں میں برابر کی شریک ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے انتظامات صوبجاتی حکومتیں خود کریں۔ لیکن بعض صوبوں کو اس سے اتفاق نہیں۔ حال میں مرکزی حکومت نے صوبجاتی حکومتوں کو لکھا ہے کہ وہ یہ انتظام اپنے ذمہ لیں۔ اور وہ ان کو مالی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔

جرمنی اور روس کا سمجھوتہ

جینوا کی ۲۵ مئی کی ایک اطلاع میں لکھا ہے کہ عام طور پر خیال ہے کہ جرمنی اپنے فوجی اور صنعتی افسروں کی وساطت اور ہر ہٹلر کے علم سے روس کے ساتھ سمجھوتہ کی شدید کوشش کر رہا ہے۔ تاکہ جرمنی کو مشرق کی جانب سے حملہ کا خطرہ نہ رہے۔ اور مغربی پولینڈ کا بہت سا حصہ اپنے ساتھ ملا لے [illegible]

مغربی سیاسیات میں انار چڑھاؤ

البانیہ پر مسولینی کے قبضہ سے مسلمانوں پر اثر

لنڈن کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ البانیہ پر اٹلی کے قبضہ سے ہندوستان کے مسلمانوں پر جو اثر ہوا ہے۔ برطانوی پریس اسے خاص اہمیت دے رہا ہے چنانچہ "ڈیلی اسکیچ" نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے ۷ کروڑ مسلمان البانیہ پر مسولینی کے قبضہ سے سخت غضبناک ہیں۔ اور انہوں نے اس وجہ سے جرمن اور اطالوی سامان کے مقاطعہ کی دھمکی دی ہے۔ کیونکہ مسولینی کا یہ قابل نفریں اقدام ہٹلر کی رضامندی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں روما و برلن کے درمیان شدید تبادلہ خیالات ہوا اور ہٹلر و مسولینی کے درمیان سخت کلامی بھی ہوئی۔ کیونکہ اس اقدام سے قبل کسی نے بھی یہ نہ سوچا تھا کہ اس کا مسلمانوں پر کیا اثر ہوگا؟

ہندوستانی مسلمانوں نے شاہ زوغو کو تخت پر فوراً واپس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ہرفان رِبن ٹراپ جو جرمنی کے اجنبی مفادات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس موضوع پر کاؤنٹ کیانو سے گفتگو کرنے کے لئے روما جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر گوئبلز وزیر پروپیگنڈا نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ البانیہ پر مسولینی کے قبضہ سے خطرناک ردعمل پیدا ہوا ہے۔ اور تمام مسلم رائے عامہ پر اس کا برا اثر پڑا ہے۔ شہادت مہیا کر لی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ اور روس کا اتحاد

متذکرہ صدر ممالک کے اتحاد کی ابھی تک کوئی قطعی صورت قائم نہیں ہو سکی ۲۵ مئی کی ماسکو سے آمدہ ایک خبر مظہر ہے۔ کہ برطانوی سفیر کو گورنمنٹ برطانیہ نے اپنی آخری تجاویز بھیج دی ہیں۔ اور لکھا ہے کہ انہیں جلد از جلد حکومت روس تک پہنچا دیا جائے۔ ان تجاویز کا ماحصل یہ ہے۔ کہ روس۔ برطانیہ اور فرانس میں سے کسی ملک پر حملہ کی صورت میں باقی دونوں اس کی مدد کریں گے۔ ان تجاویز سے معاملہ کی تکمیل کی امید زیادہ روشن ہو گئی ہے۔ کیونکہ برطانوی تجاویز میں روس کی خواہشات کا احترام ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ان اطلاعات سے جرمن پریس آتش زیر پا ہو رہا ہے اور لکھ رہا ہے کہ انگلستان نے آخر روس کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور اپنی خارجی پالیسی اس کے حوالہ کر دی ہے۔ جاپانی اخبارات بھی اس پر بہت ناراض ہو رہے ہیں۔ اور اسے برطانیہ کے ہتھیار ڈال دینے سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر لنڈن میں اسے بہت سراہا جا رہا ہے۔

برطانیہ کے وزیر خارجہ جینوا میں ہیں۔ ہاں اس معاہدہ کے متعلق کسی قسم کی وضاحت کرنے سے انکار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جو کچھ بھی کیا جا رہا ہے وہ مجلس اقوام کے اصول کے عین مطابق ہے۔ جب مذاکرات مکمل ہو جائیں گے۔ تو نتائج سے اس مجلس کو آگاہ کر دیا جائے گا۔ حکومت برطانیہ مختلف اقوام میں اتحاد و اتفاق کے نصب العین کے پیش نظر کام کر رہی ہے۔ اور اس نے اپنے اوپر جو ذمہ داریاں لی ہیں۔ ان کا منشا یہ ہے۔ کہ تشدد اور جارحانہ طریقوں کا مقابلہ کیا جائے۔ کیونکہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو دنیا سے تہذیب و تمدن کا کام مٹ جائے گا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ترکی اور برطانیہ کے مابین سمجھوتہ کا اعلان ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی تحریری معاہدہ عمل میں نہیں آیا۔ اور اگر روس و برطانیہ کے مابین معاہدہ نہ ہو سکا۔ تو بہت اغلب ہے کہ ترکی اور برطانیہ کے مابین معاہدہ کا معاملہ بھی کھٹائی میں پڑ جائے۔

فلسطین کا قرطاس ابیض پارلیمنٹ میں

لنڈن سے ۲۴ مئی کی خبر ہے کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے فلسطین کے متعلق حکومت کی جدید حکمت عملی کی منظوری دیدی۔ اور تحریک آراء شماری کے بغیر ہی پاس ہو گئی۔ جو ارکان اس کے خلاف تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ کو اپنی پالیسی پر مزید غور کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس پر بدعہدی اور بددیانتی کے الزامات لگائے۔ مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کی آمد پر پابندیاں عائد کرنا صریح وعدہ خلافی ہے۔ اسقف اعظم نے بھی اس سوال پر اظہار خیال کیا۔ اور کہا کہ قرطاس ابیض میں جو تجاویز منظور کی گئی ہیں۔ وہ یہودیوں کے ساتھ صریح ناانصافی کے مترادف ہیں۔ لارڈ زٹلینڈ نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس قرطاس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں۔ جو گورنمنٹ کے مجوزہ فیڈرل نظام کے منافی ہو۔ اور اگر آخرکار وحدانی نظام قائم ہو گیا۔ تو بھی ایسے وسائل کی گنجائش موجود ہے۔ جن سے کام چلایا جا سکے۔ برطانیہ کے مشہور اخبار مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے کہ عربوں اور یہودیوں کو یکجا رکھنے کی پالیسی آخرکار ناکام ہو گی اور لازماً دونو کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا پڑے گا۔ ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ حزب مخالف نے بین الاقوامی انجمنوں کے پیش نظر اس مسئلہ کی مخالفت نہیں کی۔ کیونکہ وہ حکومت کے لئے ایسے موقع پر پریشانی پیدا کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ ورنہ یہ تجاویز اپنی ذات میں قابل قبول نہ تھیں۔

ہندوستان میں جرمنی کی تجارت

جرمن پریس کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ حکومت جرمنی اس بات کا خاص اہتمام کر رہی ہے کہ ہندوستان کی تجارتی منڈیوں پر حملہ کرے جن منڈیوں میں برطانیہ نے ہندوستانی صنعت کو فروغ دینے کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنے ترجیحی مفاد سے دستبرداری اختیار کر لی ہے۔ وہاں خاص توجہ دی جائیگی جرمن اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ ہندوستان اور برطانیہ کے مابین جو نیا معاہدہ ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ اپنے تجارتی مفاد کو بہت حد تک پس پشت ڈالنے کے لئے آمادہ ہے تاکہ ہندوستان کی صنعت ترقی کر سکے۔ اور اس لئے اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جرمن تاجر برطانوی تاجروں کا مقابلہ کر سکیں۔ اور کہ بے شمار ہندوستانی ایسے ہیں۔ جو سیاسی وجوہ کی بناء پر برطانیہ کے مقابلہ میں دیگر ممالک کی بنی ہوئی اشیاء کو ترجیح دیں گے بالخصوص اس صورت میں کہ قیمت برابر ہو۔ اور اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ جب بلحاظ قیمت ہماری چیز برطانوی ساخت کی اشیاء کے برابر ہوگی۔ تو ہندوستانی اسے نہ خریدیں۔

مولانا واحدی صاحب

ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ دمیونسپل کمشنر دہلی ارقام فرماتے ہیں "بہت ممنون ہوں کہ آپ نے یہ کتاب تحفہ کو دی تبلیغ کا بہت دلچسپ اور انوکھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ اب خود ثقہ طریقہ سے بات نہیں سنتے انکے سنانے کیلئے ایسی ہی دلچسپ انوکھے طریقے اختیار کرنیکی ضرورت ہے" کتاب قول سدید کے متعلق ایک دو نہیں سینکڑوں معزز احمدی اور غیر احمدی دوستوں کی رائے منگوایئے یا کتاب مفت منگوالیجئے اگر تبلیغ کا موثر طریقہ ثابت ہو تو ایک ہفتہ کے اندر دو روپیہ قیمت روانہ فرمایئے ورنہ کتاب واپس کر دیجئے گا۔ کیا مفت منگوانے میں بھی کچھ عذر ہے جبکہ مفت بھی کتاب منگوا کر تبلیغ کرنیکا جوش نہیں انکو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے کتاب منگوانیکا پتہ: مینیجر رسالہ

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں۔ مینیجر

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق ایک محترم خاتون

اور

ایک مخلص بچی کے احساسات

اخبار "الفضل" ۱۲ مئی ۱۹۳۹ء میں میں نے خلافت جوبلی فنڈ کے وعدوں اور وصولی کی رقوم بتاتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی تھی جسے پڑھ کر محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ اخوند محمد اکبر خان صاحب ریٹائرڈ ایچ۔ وی۔ سی تحریر فرماتی ہیں۔ خاکسار مبلغ ۱۵ روپیہ خلافت جوبلی فنڈ میں پہلے داخل کر چکی ہے۔ اخبار میں یہ پڑھ کر کہ ابھی تک مقررہ رقم کے وعدے پورے نہیں ہوئے۔ اور جو وعدے ہوئے ہیں۔ وہ بھی ابھی تک پورے وصول نہیں ہوئے۔ بہت افسوس ہوا۔ وقت اب تھوڑا رہ گیا ہے۔ اگر جماعت نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اور مقررہ رقم کو میعاد کے اندر پورا نہ کیا۔ تو یہ سخت افسوسناک امر اور جماعت پر ایک بدنما دھبہ ہوگا۔ خاکسار اپنے حق مہر سے بیس روپے کی مزید حقیر رقم پیش کرتی ہے۔ اسی طرح ان کی بچی بشریٰ مختار صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔ پانچ روپیہ کی ناچیز رقم پیش خدمت ہے۔ اسے جوبلی فنڈ میں شامل فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ گو اس حقیر رقم کی اس کثیر التعداد روپے کے سامنے کچھ حقیقت نہیں۔ جو احمدیوں نے اپنے محبت بھرے دلوں کے ساتھ جان سے زیادہ پیارے امام کی خدمت میں پیش کر کے اپنے اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے۔ مگر میرا دل بھی اس اخلاص اور ان جذبات سے خالی نہیں۔ میرے پانچ روپے مجھے پانچویں جماعت میں کامیاب ہونے پر بطور انعام ملے تھے۔ سو خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے مجھے اپنے ذاتی اور دنیاوی انعام کو ایک نیک کام میں صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ان خطوط کے اقتباس درج کرنے کے بعد دوسری بہنوں اور احباب جماعت سے توقع رکھتا ہوں۔ کہ وہ بھی اس جذبہ کے ساتھ اس فنڈ میں مزید حصہ لیں گے اور اپنا چندہ ادا کرنے کے بعد دوسرے دوستوں میں وصولی کی کوشش کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعاء

(۱) عبدالغفار صاحب بانڈی پور کشمیر اپنی صحت اور ابوالبشیر صاحب کی ایف۔ اے میں کامیابی کیلئے (۲) عبدالمنان خان صاحب کریام اپنے ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان میں کامیابی کیلئے۔ (۳) فضل الٰہی خانصاحب تلونڈی موسلے خان سے اپنے اخوان زادہ چوہدری غلام باری خان صاحب کی صحت کے لئے (۴) چوہدری رشید الدین صاحب چک لالہ اپنی ترقی کے لئے۔ (۵) ماسٹر برکت علی صاحب گھوڑیواں اپنی صحت کیلئے (۶) سید احمد علی صاحب سیالکوٹی قادیان اپنے بھتیجے سید فتح علی شاہ صاحب احمدی پور ضلع سیالکوٹ کی صحت کے لئے (۷) ماسٹر محمد رمضان صاحب مدرس وینجواں کی جماعت کی مشکلات سے رہائی اور اپنے لڑکے محمد ادریس کی صحت کیلئے (۸) میاں عبدالرحیم صاحب قادیان اپنے لڑکے محمد منیر احمد کی صحت کیلئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ضرورت ہے

ایسے امیدواروں کی جو اوورسیر۔ سب اوورسیر کی تعلیم کے علاوہ سٹی اینڈ گلڈس لنڈن کا امتحان بھی پاس کرنا چاہیں۔ پراسپکٹس مفت
مینیجر جے بی۔ انجنیئرنگ کالج لدھیانہ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب سنہ ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رسول بخش ولد تاج محمد ذات جٹ سکنہ بگیووالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم **۱۹ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء** مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ (بورڈ کی مہر)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنو**

فارم ۱

فارم نوٹس زیر ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب سنہ ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی صوبا ولد کرم چند ذات جٹ سکنہ وٹالیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی کے لئے یوم **۱۳ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء** مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ "عزیزی سید خواجہ علی نے ایک طاقت کی دوائی کا اعلان کیا ہوا ہے۔ جس کا نام عزیز نے ریسٹورین رکھا ہے۔ یہ ایک پرانا تجربہ شدہ نسخہ ہے جس کو صدہا نہیں ہزاروں مریضوں پر آزمایا جا چکا ہے۔ اور فی الواقع قوت بدن کے حاصل کرنے کیلئے اور کھوئی ہوئی طاقتوں کو بحال کرنے کے واسطے ایک بے نظیر تحفہ ہے۔ اور بیش قیمت اس کے اجزاء قیمتی ہیں۔ مفتی محمد صادق قادیان"۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ علاوہ محصول۔

پتہ:۔ **سید خواجہ علی شاہ قادیان پنجاب**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

راجکوٹ ۲۵ مئی - ٹھاکر صاحب نے گاندھی جی کے اعزاز میں شاندار دعوت دی جس میں ۲۰۰ مہمان شریک ہوئے۔ ٹھاکر صاحب نے خود گاندھی جی اور دوسرے مہمانوں کا استقبال کیا۔ اور ان کو ہار پہنائے۔

لاہور ۲۵ مئی - سید حبیب صاحب ایڈیٹر و منصور الحق صاحب پرنٹر اخبار منشور کو افغانستان کے خلاف نفرت پھیلانے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ ان کے مکانوں کی تلاشیاں لے کر اخبار کے بعض پرچے بھی قبضہ میں لے لئے گئے۔

لکھنؤ ۲۵ مئی - تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں اس وقت تک ۱۰ ہزار شیعہ گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ گورنمنٹ نے اسمبلی میں اعلان کیا کہ ان کو ہر ممکن سہولت دی جاتی ہے اور ان میں سے اکثر اے یا بی کلاس میں رکھے گئے ہیں۔

لاہور ۲۵ مئی - گلبرگہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مہاشہ خوشحال چند خورسند جیل میں خونی پیچش سے بیمار ہیں اور ان کی صحت بہت گر گئی ہے۔ سپیشل ڈاکٹر مہاشہ کرشن ۵ جون کو ایک ہزار والنٹیروں کے ساتھ ستیہ آگرہ کریں گے یہ لوگ سپیشل گاڑی سے اورنگ آباد جائیں گے۔

پٹیالہ ۲۵ مئی - دہلی کے شیو مندر پر ستیہ آگرہ کے لئے جانے والے ہندوؤں کا مسلمانوں کے ساتھ تصادم ہو گیا جس کی وجہ غالباً باجہ تھا۔ ایک درجن اشخاص زخمی ہوئے۔ ہندوؤں نے عام ہڑتال کر رکھی ہے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے۔ مہاراجہ صاحب نے اپنے محل میں ہندو مسلم نمائندوں کی کانفرنس طلب کی ہے۔ مسلح پولیس اور فوج شہر میں پہرہ دے رہی ہے۔

شنگھائی ۲۵ مئی - حکومت جاپان نے وہمپاؤ اور کولنگ کی درمیانی رود بار میں چینی جہازوں کی نقل و حرکت بند کر دی ہے۔ نیز چین کی امداد کرنے والی حکومتوں کے جہازوں کو بغیر تلاشی گذرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ تا ان میں چھپ کر چینی نہ جا سکیں۔ اسی حکم کے ماتحت ایک برطانوی جہاز کو پکڑ کر تلاشی لی گئی۔ حکومت برطانیہ نے اس کے خلاف سخت پروٹسٹ کیا ہے امریکہ۔ فرانس۔ اور برطانیہ کی حکومتوں نے جاپان سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ ایمائے سے اپنا جنگی بیڑہ واپس بلائے مگر اس نے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے جاپان کے ساتھ ان ملکوں کے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۲۵ مئی - حکومت برطانیہ کی طرف سے دو فوجی افسر پولینڈ بھیجے گئے ہیں۔ جو اسلحہ بندی کے سلسلہ میں حکومت پولینڈ کو مشورہ دیں گے۔

یوروشلم ۲۵ مئی - فلسطین کے متعلق برطانیہ کی جدید پالیسی سے یہود بے حد مشتعل ہیں اور سخت مظاہرے کر رہے ہیں۔ آج پانچ عربوں کو پستولوں سے زخمی کر دیا گیا۔

روما ۲۵ مئی - معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے شمال میں بے اطمینانی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اس وقت تک ۲۰ ہزار جرمن سپاہی درہ برینر کو عبور کر کے لمبارڈی میں مقیم ہو چکے ہیں۔ ٹریسٹی میں جرمنی نے اپنا فضائی ہیڈ کوارٹر قائم کیا ہے۔ اور قریباً ۲۰۰ ہوائی جہاز یہاں رکھے ہیں۔

لنڈن ۲۵ مئی - فلسطینی شورش کے متعلق مسٹر مالیہ جارج نے ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں کہا کہ اٹلی اور جرمنی کی ریشہ دوانیاں ہی اس فتنہ کا موجب ہیں۔ اور ان سے مجبور ہو کر ہم نے ایک ایسی غداری کی ہے۔ جو ہمارے نام اور عزت پر بدنما دھبہ بنی رہے گی۔ عربوں سے ہم نے جو وعدے کئے تھے۔ وہ توڑ دیئے گئے ہیں۔ لیکن یہودیوں کے ساتھ جو وعدے تھے۔ وہ پورے نہیں ہوئے۔

لنڈن ۲۵ مئی - آج ایوان خاص نے جبری بھرتی کا بل منظور کر دیا۔

لنڈن ۲۵ مئی - یونان میں آبنائے فوارنیو کے شمالی حصہ میں تین ہزار سال قبل کے ایک پرانے شاہی محل کے کھنڈرات برآمد ہو رہے ہیں مکمل کھدائی میں کم سے کم دو سال صرف ہوں گے۔ محل ۷۰ گز لمبا اور ۸۰ گز چوڑا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس میں کروڑہا پونڈ مالیت کے زیورات اور جواہرات برآمد ہوں گے۔

لنڈن ۲۵ مئی - محمود پاشا وزیر اعظم مصر علالت کی وجہ سے مستعفی ہو رہے ہیں۔ استعفیٰ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے کئی ساتھی ان پر عدم اعتماد کا اظہار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۵ مئی - معلوم ہوا ہے کہ فرانس اور امریکہ کے کمانڈر ہوائی جہاز میں اموائے پہنچ رہے ہیں۔ جہاں جاپان نے غیر ملکی جہازوں کا راستہ روک رکھا ہے۔

لاہور ۲۵ مئی - سکھ لیڈر سردار امر سنگھ صاحب آف شیر پنجاب نے کانگرس میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے

کلکتہ ۲۵ مئی - آج بنگال اسمبلی میں یہ تحریک منظور ہو گئی۔ کہ کلکتہ کارپوریشن امنڈمنٹ بل پر دوبارہ غور کیا جائے۔ اس تحریک پر چار روز بحث ہوتی رہی تھی۔ ایک ممبر نے کہا کہ حکومت ہندوؤں سے ناانصافی کر کے اپنے لئے خطرات پیدا کر رہی ہے۔

وارسا ۲۵ مئی - پولینڈ کے جنگی خانوں پر نازیوں نے جو حملہ کیا ہے اس کے سلسلہ میں ڈینزگ کی سینٹ نے حکومت پولینڈ کو دو نوٹ بھیجے ہیں جن میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہاں سے پول کمشنر کو واپس بلا لیا جائے۔

شولاپور ۲۵ مئی - آریہ ستیہ آگرہ ہیوں کی فتنہ انگیزی سے جو فساد برپا ہوا تھا اس میں چھ اشخاص ہلاک اور ۵۲ زخمی ہوئے ہیں۔ شہر میں فوج کا پہرہ ہے تاہم کاروبار جاری ہو گیا ہے۔

راجکوٹ ۲۵ مئی - گاندھی جی نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو پیغام دیا ہے کہ وہ سول نافرمانی کی جو تحریک جاری کر رہے ہیں۔ اس میں انہیں استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ اور مکمل طور پر متحد رہنا چاہیئے۔ ہندوستانی رائے عامہ ان کی اخلاقی مدد سے گریز نہ کرے گی۔

راجپورہ ۲۵ مئی - ایک عورت نے فاقہ کشی سے تنگ آ کر اپنے تین بچوں سمیت کنوئیں میں گر کر خودکشی کر لی چاروں کی لاشیں برآمد کی گئیں۔

لنڈن ۲۵ مئی - مسولینی کا پروگرام ہے۔ کہ حبشہ کو طرابلس سے ملحق کرنے کے لئے اطالوی افواج مصر پر حملہ کریں معلوم ہوا ہے کہ اس سوال پر اٹلی کے بڑے بڑے فوجی افسروں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اگر مسولینی کو اپنی رائے پر اصرار رہا تو اطالوی افواج میں بغاوت ہو جائیگی برلن کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہٹلر نے مسولینی کو مشورہ دیا ہے کہ یورپ میں جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی مصر پر حملہ کر دیا جائے۔ یہ بھی خبر ہے کہ اطالوی افواج مصری سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ جرمنی کا خیال ہے۔ کہ اگر ڈینزگ کے مسئلہ پر جنگ ہوئی۔ تو برطانیہ کو نہر سوئز کے خطہ کی طرف متوجہ کرنا زیادہ مفید ہوگا

برلن ۲۵ مئی - جشن فتح کے بعد جرمن سپاہی پانچ جہازوں پر سوار ہو کر جرمنی کی طرف روانہ ہو گئے ہیں یہ سپاہی ۶ جون کو برلن میں پریڈ کریں گے۔

امرتسر ۲۵ مئی - گندم ۲ روپے ۲ آنے ۶ پائی سے ۲ روپے ۳ آنے تک نخود ۳ روپے ۵ آنے ۲ ہورٹی سے ۳ روپے ۶ آنے تک۔ سونا ۳۸ روپے ۱ آنہ چاندی ۵۳ روپے ۲ آنے۔

لاہور ۲۵ مئی - چونکہ مجاہد کمانڈ کی لاکھوں بوریاں آ رہی ہیں اس لئے آج لاہور میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah